إنّ الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء — عسى أن يبعثك ربك مقاماً محموداً

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۴

اللہ اکبر

امام جماعت احمدیہ قادیان

الفضل

روزنامہ

قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ للعہ

ششماہی ۸ عہ

سہ ماہی ۳ ؎۱۲

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ "الفضل" ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸ عہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۵ ھ	یوم جمعہ	مطابق ۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۳۶ء	نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ستمبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج بخار تو نارمل رہا۔ مگر نزلہ کا حملہ دوبارہ تیز ہوگیا جس سے چہرہ کی ہڈیوں میں درد زیادہ ہوگیا ہے۔ احباب درد دل سے حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں *

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے *

آج ماسٹر محمد مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر ڈی۔ بی ہائی سکول سندری ضلع لائل پور کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے *

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں

"اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے۔ جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں۔ تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں۔ تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑو۔ بدگمانیوں سے باز آجاؤ۔ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے اور در و دیوار لرزہ میں کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے۔ کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناراض ہو؟ کیا تم رب العزت سے پوچھو گے۔ کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اے نادان انسان! باز آجا کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں!!!" (سراج منیر)

ذکر حبیبؑ
یعنی
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۳۔ ملازم میں تین خوبیوں کی ضرورت

ہمارے عزیز دوست مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم (برادر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم) زندہ تھے۔ اور قادیان آئے ہوئے تھے۔ میں بھی لاہور سے آیا ہوا تھا۔ چند دوستوں کے ساتھ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ اس کوچہ میں سے گزر رہے تھے۔ جس میں اب غربی جانب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا مکان ہے۔ اور شرقی جانب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رہائشی مکان۔ اور کوچہ چھتا ہوا ہے۔ اس وقت یہ کوچہ چھتا ہؤا نہ تھا۔ اور شرقی جانب مکان خاندانِ مغلیہ کے ایک ممبر کا تھا۔ اس کوچہ میں سے گذرتے ہوئے کسی شخص کو کسی کام پر ملازم رکھنے کا ذکر ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ملازم میں تین خوبیوں کا ہونا ضروری ہے۔ اول اس میں اس کام کے کرنے کی استعداد ہو۔ جو اس کے سپرد کیا جاتا ہو۔ دوسرا وہ دیانتدار ہو۔ تیسرا وہ محنتی ہو۔ اور اس کام کو کوشش سے کرنے والا ہو۔ (مفتی) محمد صادق عفا اللہ عنہ ۹ ستمبر ۱۹۳۶ء)

پنجاب اسمبلی کے ووٹوں کو محفوظ رکھو

جماعت کے ہر اس فرد کو اس اعلان کے ذریعہ آگاہ کیا جاتا ہے۔ جس کا نام پنجاب اسمبلی کے لئے کسی جگہ بطور ووٹر درج ہے۔ کہ وہ اپنے ووٹ کا کسی شخص سے بطور خود وعدہ نہ کرے۔ بلکہ مرکز کے فیصلہ تک اپنا ووٹ کو محفوظ رکھے۔ اور نہ صرف اپنا ووٹ محفوظ رکھے۔ بلکہ جس شخص پر بھی اس کا اثر ہو۔ اس کے ووٹ کو بھی حتی الوسع محفوظ کرے۔ اس ہدایت کے خلاف اگر کوئی دوست خود وعدہ کریگا۔ تو جماعت اس کے وعدہ کی پابند نہ ہوگی۔ اور ایسا شخص نظام کے خلاف کارروائی کرنے والا سمجھا جائیگا۔

(ناظر امور خارجہ قادیان)

جماعت احمدیہ کی مذہبی آزادی میں حکومت کشمیر کی اندازی دست

قادیان میں چوتھا احتجاجی جلسہ

قادیان ۹ ستمبر۔ کل بعد نماز عشاء احمدیان محلہ ریتی چھلہ کا جلسہ زیر صدارت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی منعقد ہؤا۔ پہلے صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہٗ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر اور ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب نے تقاریر کیں۔ جن میں بیان کیا۔ کہ مسٹر بلہ کاک در مجسٹریٹ اسلام آباد (اننت ناگ) احمدیوں کو ایک علاقہ میں لیکچر دینے سے روک دینے کی وجہ سے یا تو بہت بڑے متعصب ہیں۔ کہ انہوں نے اس قسم کا حکم دیا۔ یا وہ اپنے عہدہ کے فرائض سر انجام دینے میں ناقابل ہیں۔ تقریروں کے بعد حسب ذیل قراردادیں متفقہ طور پر منظور کی گئیں۔

۱۔ ہم احمدیان محلہ ریتی چھلہ کا یہ جلسہ مجسٹریٹ صاحب اننت ناگ علاقہ کشمیر کے اس حکم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ جس کے رُو سے انہوں نے ریاست کشمیر کی احمدی جماعتوں کے مذہبی جلسہ کو بند کیا۔ اور تحصیل پلوامہ میں احمدی لیکچراروں کے لیکچروں کو روک دیا۔ یہ جلسہ حکومت کشمیر خصوصاً ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب بہادر سے پُر زور درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس حکم کو منسوخ فرما کر ریاست کشمیر میں مذہبی آزادی کے اعلان کی تصدیق فرمائیں۔

۲۔ اس قرارداد کی نقل پریس اور متعلقہ حکام کو بھیجی جائے۔

مجلس ارشاد کا ایک اہم اجلاس

انشاء اللہ تعالیٰ بروز جمعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۶ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو نماز مغرب کے بعد ۷ بجے سے ۸ بجے تک حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے مولوی فاضل انگریزی میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے [illegible] سے متعلق لیکچر دینگے۔ (سیکرٹری مجلس ارشاد قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ

دُنیا کے موجودہ اقتصادی نظام کی خرابیاں
اور
اسلام میں اُن کا مکمل علاج

عرصہ اقتصادیات میں چھوٹی چھوٹی گھریلو دستکاریوں کے سابقہ نظام کے کھنڈرات پر جو نیا صنعتی نظام قائم ہوا ہے۔ اسے عام اصلاح میں فیکٹری سسٹم کہا جاتا ہے۔ اس نئے نظام کی خصوصیات یہ ہیں۔ کہ تمام مصنوعات مشینوں کے ذریعہ نہایت اعلےٰ پیمانہ پر کارخانوں اور فیکٹریوں میں تیار کی جاتی ہیں۔ گھریلو دستکاری کے نظام کے ماتحت پیشہ ور اور صناع طبقہ صرف مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اپنے معمولی اوزاروں سے ادنے پیمانہ پر اشیاء تیار کرتا تھا۔ خود ہی خام مواد خریدتا۔ اور اپنے گھر ہی اپنے سرمایہ اور اپنی محنت سے اشیاء تیار کرتا۔ اس طرح وہ مزدور بھی تھا۔ سرمایہ دار بھی۔ زمین کا مالک بھی۔ اور منتظم بھی۔ لیکن نئے نظام معاشیات میں مصنوعات کو اعلےٰ پیمانہ پر تیار کرنے اور نہ صرف مقامی ضروریات کو بلکہ دیگر ممالک کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ چاروں فرائض چار مختلف گروہوں میں تقسیم کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

اس جدید نظام کے ماتحت کارخانوں میں مشینوں پر کام کرنے کے لئے ایک الگ جماعت جسے "مزدور" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ قائم ہو گئی۔ کارخانوں کی عمارات کی تعمیر خام مواد کی خرید اور دوسرے بالائی اخراجات کے لئے سرمایہ بہم پہونچانے کے لئے سرمایہ داروں کی ایک جماعت پیدا ہو گئی۔ اسی طرح مالکانِ زمین کی ایک الگ جماعت قائم ہو گئی۔ جس کا کام صرف اپنی زمین کا کرایہ وصول کرنا تھا۔ ان تینوں عناصر کو یکجا کرکے کام کو چلانے کے لئے منتظمین کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ کارخانہ کی عام پالیسی کی تشکیل و ترتیب، مارکٹ کے نشیب و فراز کے تجزیہ اور کام کی نگرانی کے لئے منتظمین جنہیں اقتصادی اصطلاح میں Entrepreneurs یا Captains of Industry کہا جاتا ہے۔ ان کی ایک الگ جماعت معرضِ وجود میں آئی۔ ان چار جماعتوں کے فرائض الگ الگ ہیں۔ مزدور صرف کام کرتے ہیں۔ اور اس کے عوض اُجرت لیتے ہیں۔ زمین کا مالک زمین کا کرایہ وصول کرتا ہے۔ سرمایہ دار اپنے اپنے حصص کے مطابق منافع سے حصہ پاتے ہیں۔ ان کا کارخانہ سے گہرا تعلق ہوتا ہے منتظمین منافع میں سے اپنی کاروباری قابلیت اور تجارتی استعداد کے مطابق الگ حصہ پاتے ہیں۔

اس نظام کے ماتحت سرمایہ دار جماعتوں کے اقتدار کے باعث منافع کا بیشتر حصہ انہی کی جیبوں میں جاتا ہے اور زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے ان کی عموماً یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ مزدوروں کی اُجرتیں کم رکھی جائیں۔ مگر ان سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جائے۔ اس نظام کے معرضِ وجود میں آنے پر مختلف ممالک میں مزدوروں کو جن مصائب۔ اور مشکلات کا سامنا ہوا۔ وہ ایک دردناک داستان ہے۔ مزدوروں کی حالت اس قدر ناگفتہ بہ ہوگئی۔ کہ انہیں نہ تن ڈھانکنے کے لئے کافی کپڑا ملتا اور نہ پیٹ بھرنے کے لئے کافی خوراک سرمایہ داروں کے مزدوروں پر ان مظالم کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ یہ دونوں جماعتیں ایک دوسرے کی دشمن بن گئیں اور مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے ٹریڈ یونینیں معرضِ وجود میں آئیں۔

اس صورتِ حالات نے سرمایہ داروں اور مزدوروں کے درمیان ایک ایسی خلیج حائل کر دی۔ جو روز بروز وسیع ہوتی چلی گئی۔ آئے دن کی ہڑتالیں۔ سٹرائکیں۔ اور کارخانوں میں قتل و خونریزی کے واقعات اسی کا نتیجہ ہے۔

ان خرابیوں کا علاج تلاش کرنے کے لئے یورپ کے مبصرین نے مختلف اوقات میں کوششیں کیں۔ مگر سب کو ناکامی کا مونہہ دیکھنا پڑا۔ کیونکہ انہوں نے یا تو افراط سے کام لیا۔ یا تفریط سے۔

دراصل دولت کا ایک محدود طبقہ کے ہاتھوں میں جمع ہونا تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ اور اس کے تین بواعث ہیں:۔

اوّل۔ جائداد کی عدم تقسیم۔
دوم۔ سود کا رواج۔
سوم۔ منافع کی زیادتی۔

اسلام نے پہلے باعث کو تمام ورثاء میں جائداد کے تقسیم کئے جانے کا حکم دے کر روکا ہے۔ اسی طرح سود سے منع فرمایا ہے۔ اور نفع کی زیادتی کو روکنے کا اسلام نے زکوٰۃ یعنی ٹیکس کے ذریعہ انتظام کیا ہے۔ زکوٰۃ امراء سے غرباء میں تقسیم کرنے کے لئے لی جاتی ہے۔ نیز اسلام نے ان تمام طریقوں سے منع کیا ہے جن کے ذریعہ لوگ بغیر محنت کئے محض سرمایہ سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

اسی طرح اسلام نے سرمایہ دار اور مزدور کے باہمی تنازعوں کا بھی مکمل علاج پیش فرمایا ہے۔ اسلام کی تعلیم ہے۔ کہ نہ سرمایہ دار مزدوروں کے حقوق غصب کریں۔ اور نہ مزدور سرمایہ داروں کے جائز حقوق پر چھاپہ ماریں۔ اسلام جہاں ایک طرف سرمایہ دار کو یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ مزدوروں کو ان کی مزدوری کا پورا پورا حق ادا کرو۔ اور ان کا پسینہ سوکھنے سے پہلے ان کی مزدوری دے دو۔ وہاں مزدور سے بھی کہتا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی حدود کے اندر رہے۔ اور سرمایہ دار کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کے لئے فتنہ آرائی نہ کرے۔

اسلام مزدور کو حکم دیتا ہے کہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے غیر آئینی طریق کو استعمال کرنے کی بجائے آئینی طریق کام میں لائے۔ سٹرائیک اور ہڑتال کے طریق کو اسلام نے سخت ناپسند کیا ہے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف باہمی کشیدگی بڑھتی ہے۔ بلکہ عوام الناس کو بھی سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

یہ وہ زرین اصل ہے۔ جس پر چل کر سرمایہ دار اور مزدور۔ امیر اور غریب۔ آقا اور ملازم۔ افسر۔ اور ماتحت میں صحیح اتحاد۔ اور تعاون قائم ہو سکتا ہے۔ اور یہی وہ واحد علاج ہے۔ جو موجودہ نظامِ معاشیات کی خرابیوں کو جو آئے دن نہایت خطرناک نتائج پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہیں۔ دور کر سکتا ہے۔

آج کل مغرب میں سرمایہ دار اور مزدور طبقہ کی باہمی چپقلش نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر رکھی ہے اور مشرقی ممالک میں بھی اس کے بداثرات سرایت کر چلے ہیں لیکن اس وقت تک اہلِ مغرب کی کوئی تجاویز

بہت سے سمجھدار لوگوں کو ہدایت کیوں نصیب نہیں ہوتی

صداقت مسیح موعودؑ سمجھنے کے لئے کتنا علم ضروری ہے؟

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ایک اعتراض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالف۔ اور ان سے اثر کر بہت سے متردد لوگ جب آپ پر اعتراض کرتے ہیں۔ تو اس ضمن میں یہ بھی کہہ یا کرتے ہیں۔ کہ اگر آپ واقعی راستباز تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ ایسے ایسے نشانات ظاہر ہوتے۔ جن میں کسی قسم کا اشتباہ نہ رہتا۔ تاہم جیسے لوگوں کے لئے راستہ صاف ہو جاتا۔ اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ اور لاکھوں کروڑوں انسانوں کو یہ ہدایت کیوں حاصل نہیں ہوئی۔ یا یہ کہ ہزاروں انسانوں نے پوری کوشش سے اس سلسلہ کی تحقیق کی۔ اور پھر بجائے ماننے کے بالکل بیزاری اختیار کر لی۔ انہی باتوں کے ساتھ لامذہبوں کا بھی ایسا ہی ایک اعتراض سنا جاتا ہے۔ کہ اگر خدا تعالےٰ دنیا کو واقعی ہدایت کرنا چاہتا تو ایسے سامان اور ایسے واضح اور صاف صاف نشان ظاہر کرتا۔ کہ ہم کو ماننے کے سوا کوئی چارہ نہ رہتا۔ مگر جس طرف جاؤ۔ کوئی صریح اور صاف بات ایسی نہیں معلوم ہوتی جس سے دل تسلی پکڑے۔ اور شبہات کی گنجائش نہ رہے۔

کیا تحقیق حق اسی کا نام ہے

ان اعتراضات کی اہمیت ظاہر ہے۔ مگر ساتھ ہی ان کے متعلق بہت سی باتیں ایسی ہیں۔ جن سے یہ معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ کہ ہدایت پانے کے جو سامان ہیں۔ وہ ان معترضین نے اپنے لئے مہیا نہیں کئے۔ اور جو حق کسی سچائی کے پانے کا تھا۔ وہ حق ادا نہیں کیا۔ اور جو محنت خدا اور اس کے رسول اور سچے دین پر یقین حاصل کرنے کے لئے درکار تھی۔ وہ کی نہیں گئی۔ بلکہ کسی شخص سے صرف چند دفعہ ہنسی مذاق کی گفتگو کر لینے اور چند کرایہ کے اعتراضات جوڑ دینے اور دس پندرہ منٹ مذہب کے ساتھ تفریح اور دل لگی کرنیکا نام انہوں نے تحقیق حق رکھ چھوڑا ہے۔ اگر ایسے لوگ اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر اور اپنے دل سے قسم دیکر پوچھیں گے۔ کہ جب یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہونے کا مدعی تھا اور وہ خدا کی طلب میں تفتیش اور تحقیق کرنے نکلے تھے۔ تو کیا انہوں نے سچے طلبگار کی طرح راتوں کی تنہائی اور خلوت کے گوشوں میں اس کے موافق اور مخالف دونوں پہلوؤں پر غور کیا؟ کیا کبھی سلسلہ کی کتابیں ایسی توجہ اور ایسے غور سے پڑھیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ اکثر لوگوں کی تحقیق مذہبی صرف یہیں تک ہوتی ہے۔ کہ کسی مخالف کی ایک دو کتابیں خرید لیں۔ اور ان کتابوں میں جس قدر قطع و برید کردہ عبارتیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر آئیں۔ انہیں کو اپنا مبلغ علم قرار دے لیا۔ یا مثلاً کسی احمدی سے ایک کتاب حضور علیہ السلام کی لے لی اور دس پندرہ دن کے بعد واپس کر دی اور یا تو اسے پڑھا ہی نہیں۔ یا پڑھا تو اس طرح کہ آدھی سطر یہاں سے اور آدھی سطر وہاں سے پھر بند کر کے مالک کو واپس دیدی۔ یا کسی احمدی کے پاس بیٹھے تو دو باتیں موقع اور وقت کے مطابق سن لیں۔ اور پھر کسی مخالف کے پاس بیٹھے تو حضور علیہ السلام کی کسی پیشگوئی پر استہزاء سن لیا۔ چلو تحقیق صداقت سلسلہ احمدیہ ختم!!! پھر ہر میدان میں یہ دعویٰ کہ ہم نے خوب اس سلسلہ کی کتابیں۔ نیز مخالفین کی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور ہم احمدیوں سے بھی زیادہ ان کے سلسلہ کا علم رکھتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اب میں چند وجوہات ہدایت سے محروم رہنے کی بیان کرتا ہوں۔ تاکہ ہمارے مخالف ان پر غور کریں۔ اور پھر اپنی حالتوں کو دیکھیں اور سوچیں۔ کہ کیا ان میں سے کوئی بات ان پر تو چسپاں نہیں ہوتی ہے؟

سچی تڑپ اور حقیقی جستجو کی ضرورت

۱۔ پہلی وجہ تو ایسی مذکورہ بالا تحقیق ہے۔ جس کی بناء پر لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے خوب اس سلسلہ کی چھان بین کر لی ہے۔ مگر ہمیں اس میں صداقت کا کچھ پتہ نہیں ملا۔ ان کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کوئی شخص ولایت سے افریقہ کی طرف ہیروں کی تلاش میں سفر کرے اور براعظم افریقہ کے کنارے کو ہاتھ لگا کر واپس چلا آئے۔ اور کہدے۔ کہ میں نے اس ملک کو دیکھا اور خوب تحقیق۔ تفتیش اور جد وجہد کے بعد مجھے تجربہ سے معلوم ہو گیا۔ کہ اس ملک میں کوئی ہیرا پیدا نہیں ہوتا پس جو خدا کے دین اور اس کے قائم کردہ سلسلہ کی ایسی تحقیقات کرتا ہے وہ کس طرح ہدایت کے ہیرے کو پا سکتا ہے! وہ نہ صرف اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ بلکہ مکار بھی ہے۔ اس کا دل ہی اس کو ملامت کرے گا۔ کہ اے ظالم! زبان کے ایک لفظ کی تحقیق میں تو ڈکشنری یا لغت کھول کر جس قدر وقت اپنا خرچ کرتا ہے۔ اتنا بھی تو خدا کی طلب میں توجہ اور وقت دینا نہیں چاہتا۔ پس تو کس طرح ہدایت کا مستحق ہو سکتا ہے؟ ہدایت تو خدا کی طرف سے ملتی ہے۔ اور وہ جب تک سچی تڑپ والی طلب اور حقیقی جستجو والا دل نہیں دیکھے گا۔ کس طرح ایسی قیمتی چیز تجھکو دے دیگا۔ خود اسی نے تو یہ فرمایا ہے۔ کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینّھم سُبلنا۔ یعنی جو لوگ ہماری طلب میں پوری اور سچی کوشش اور محنت کرتے ہیں۔ ہم بھی انہی کے لئے ہدایت کے راستے کھولتے ہیں۔

بدیوں سے بچنے کی ضرورت

۲۔ دوسری وجہ باوجود ظاہر صداقت اور باہر نشانات کی موجودگی کے ہدایت نہ پانے کی یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض معاصی کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت کے راستہ میں روک بنا رکھا ہے جب تک وہ دور نہ ہوں۔ ہدایت دل کے اندر داخل نہیں ہو سکتی۔ یہ باتیں بہت ساری ہیں۔ مثال کے طور پر بہت جھوٹ بولنے کی عادت۔ بہت ناشکری کی عادت خیانت۔ فسق و فجور تکبر وغیرہ۔ تعجب آتا ہے۔ اس شخص پر جو اپنے شہر میں بڑا کذاب اور مُسرف مشہور ہے جب دیکھو مخمور۔ راتوں کو بدکاری کے اڈوں پر سب سے آگے موجود۔ کچہری میں رشوت کا ایک پیسہ نہیں چھوڑتا۔ مگر کسی مجلس میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر ہوا۔ تو جھٹ کوئی پیشگوئی لے بیٹھے۔ اور ہزار ہزار اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر فر فر طوطے کی طرح رٹ دیئے۔ بات کرو۔ تو غل غپاڑہ اور کج بحثی سے کسی کو بولنے نہیں دیتے۔ اور بار بار یہی کہے جاتے ہیں۔ کہ

"ہمیں اس فقرے کے معنے سمجھا دو مرزا صاحب نے اس کو اپنا نشان صداقت مقرر کیا تھا۔ اور اس پر قسم کھائی تھی۔

دیکھو! اتنے عقل اور سمجھ والے یہاں بیٹھے ہیں۔ ذرا تو ان کے سامنے اپنے بانئے سلسلہ کی صداقت ہم پر ثابت کر دو"

بھلا ان باتوں کا آدمی جواب دے تو کیا دے۔ اصلی جواب یہی ہے۔ کہ نشاناتِ الٰہی اسی وقت سچے معلوم ہوتے ہیں۔ جب فسق وفجور۔ جھوٹ اور عیاری دھوکہ بازی۔ تکبر۔ حرامخوری وغیرہ روکیں دُور کی جائیں۔ تاکہ ہدایت کی روشنی اس پر پڑے:۔

پس اے زبان دراز! مدعی طلب ہدایت!! خدا تجھے سیدھا راستہ دکھائے۔ تو پہلے ان باتوں کو تو اپنے اندر سے دُور کر۔ جن کی وجہ سے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں ایسے انسان کو ہدایت سے دُور کر دیتا ہوں۔ اور گمراہی اس کی قسمت میں لکھ دیتا ہوں۔ پس اے فاسق۔ بدکار۔ شرابی۔ مرتشی۔ کذاب چالاک۔ متکبر پہلے اپنی اندرونی خباثتوں سے توبہ کر۔ اور سیدھے دل اور پاک ارادے اور ترکِ کبائر کے ساتھ نیک نیتی سے حق کی تلاش کر۔ تو تجھے نہ صرف حق نظر آجائے گا۔ بلکہ تیرے دل کے اندر داخل ہو جائے گا:۔

ریاکار پیر اور مولوی

۳۔ اسی طرح ایک تیسرا گروہ ہے وُہ کہتا ہے۔ دیکھو۔ ہم تو نیک۔ نمازی حاجی۔ روزہ والے۔ شریعت پر عمل کرنے والے۔ اہلِ علم۔ قرآن وحدیث پر عامل۔ نیک۔ ابن نیک۔ ابن نیک ہیں۔ ہم نے بہت تحقیق کی ہے۔ مگر ہم پر اس سلسلہ کا حق ہونا ذرہ بھر ثابت نہیں ہوا:۔

ایسے لوگوں کی حقیقت یہ ہے اور ان کے لئے ہمارا کھلا جواب یوں ہے۔ کہ اے پیر ابن پیر۔ ابن پیر دستگیر یا اے مولوی ابن مولوی۔ ابن مولوی!! جو کچھ تیرے اعمال ہیں۔ وُہ سب ظاہری چھلکا ہیں۔ حقیقتاً خدا کی نظر میں تو گروہ نمبر۲ مذکورہ بالا سے بھی بدتر ہے کیونکہ تو اگرچہ ظاہری اعمال کرتا ہے۔ مگر ان کا ذرہ بھر اثر بھی تیری روح پر نہیں ہے۔ حقیقی تقوٰے کے ایک نکتہ کا لاکھواں حصہ بھی تیرے دل کے اندر نہیں پایا جاتا۔ تیرے دل میں کبھی سچی طلب خدا تعالےٰ کی رضا کی پیدا نہیں ہوئی۔ تو سخت متکبر۔ تو سخت ریاکار۔ تو سخت مدمتّع ہے۔ تیرا دل کوڑھی ہے اور تیرے اندر سوائے نقالی کے کوئی نور نہیں۔ تیرے اندر۔ معرفت۔ بصیرت۔ خشیتِ الٰہی۔ محبت الٰہی۔ عجز۔ انکسار۔ تذلل۔ خدا سے ملنے کی خواہش آئی بھی نہیں۔ جتنی ماش پر سفیدی ہوتی ہے۔ پس تو کس مُونہہ سے ہدایت جیسے قیمتی متاع۔ اور خدا اور اس کے رسول جیسے لاثانی خزانے۔ اور جوہر کی معرفت کو حاصل کر سکتا ہے۔ تیرا باطن انانیت سے اتنا بھرا ہوا ہے۔ کہ اس میں کسی اور چیز کے گھسنے کی گنجائش ہی نہیں۔ پھر ہدایت کیونکر تیرے اندر داخل ہو۔ اور یہ جو تیرا دعوےٰ ہے۔ کہ تو شریعت پر عامل ہے۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ جب تو نماز پڑھتا ہے۔ تو تیرا نفس اپنے دُنیاوی افکار کی مشکلات اس وقت حل کرتا ہے۔ جب تو روزہ رکھتا ہے۔ یا حج کرتا ہے۔ تو تُو اپنی شہرت۔ اور نام آوری اور عظمت قائم کرنے کے لئے کرتا ہے۔ تو لوگوں کے سامنے بہت پارسا بنا رہتا ہے۔ مگر تیرے خانۂ دل کے اندر سینکڑوں حسین عورتوں کی تصویریں ٹنگی ہوئی ہیں۔ جہاں داؤ لگتا ہے۔ وہاں تو بے دریغ جھوٹ بول لیتا ہے۔ اور جہاں کوئی ثبوت نہ ہو۔ وہاں جس قدر بھی مال تجھے مل جائے ہضم کر جاتا ہے۔ پس تجھے جھوٹی نیکی۔ اور لفاظیوں والی تحقیق کے ساتھ حقیقی ہدایت کس طرح مل سکتی ہے:۔

الہادی سے سخت تذلل کے ساتھ ہدایت طلب کیجائے

۴۔ پھر ایک چوتھا گروہ ان لوگوں کا ہے۔ جو اپنی عقل اور سمجھ سے کچھ تفتیش تو کرتا ہے۔ مگر اسے ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ اور حق ان پر اس لئے نہیں کھولا جاتا۔ کہ وُہ تضرع اور عاجزی اور صدقِ دل سے خود خدا تعالےٰ سے ہدایت نہیں مانگتے اور تحقیق حق کے لئے صرف اپنی عقل پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں۔ یاد رکھو کہ ہدایت کے لئے اھدنا الصراط المستقیم کی شرط ہے۔ پس خواہ کوئی کتنا عقلمند۔ اور کتنا ہی زیرک ہو۔ اور بظاہر گندگیوں میں بھی مبتلا نہ ہو۔ اور اپنے طور پر نیکی بھی کرتا ہو۔ مگر جب تک الہادی خدا سے ہدایت کا بزاری۔ اور بہ انکسار سخت تذلل کے ساتھ طلب کرنے والا نہ بنے گا۔ یہ دولتِ لازوال اس کو نہیں مل سکتی:۔

پس اے طالبِ حق! تو اپنے خدا سے اپنے تنہائی کے وقتوں میں رو رو کر دُعا کر۔ اور اُس سے کہہ۔ کہ۔

”اے میرے خدا! اے میرے ہادی!! مَیں وُہ سیدھا راستہ جو تُو نے قائم کیا ہے۔ تجھ سے ہی مانگتا ہُوں۔ میں اندھا ہوں۔ اور تیرے سوا مجھے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں۔ میرا ہاتھ پکڑ۔ اور اگر یہ سلسلہ تیرا قائم کردہ ہے۔ تو مجھے اس میں داخل کر دے۔ اور اگر غلط ہے۔ تو مجھے اس سے محفوظ رکھ۔ اور جہاں کہیں بھی ہدایت اور تیرے تک پہونچنے کا راستہ ہو۔ اس کا حاصل کرنا میرے لئے آسان کر“۔ تب کہیں جا کر ہدایت اس کے فضل سے نصیب ہوتی ہے:۔

چند اور وجوہات

۵۔ بعض اور حالات بھی ہیں۔ جو ہدایت کے حصُول میں روک ہو جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر چند کا ذکر کر دیتا ہوں:۔

(الف) **دُنیا طلبی**:۔ کئی لوگوں کو دیکھا۔ کہ صالح تھے۔ اور نیک ارادہ رکھتے تھے۔ مگر ملازم ہو گئے۔ تنخواہ اچھی مل گئی۔ لوگوں نے سلام کرنا شروع کر دیا۔ دُنیا کے پیچھے پڑ گئے۔ چند دن میں سب دین چلا گیا۔ اور ہدایت کے جس مقام پر پہونچے تھے۔ وُہ بھی چھن گیا:۔

(ب) **صحبتِ بد**۔ یہی حال صحبتِ بد کا ہے۔ طالب ہدایت کو ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ کوئی شیطان تو میرے ساتھ لگا ہُوا نہیں۔ بد آدمی کا قرب نورِ ہدایت کو تلف کر دیتا ہے۔ اگر اس کا اثر قبول کیا جائے:۔

(ج) **نیکوں سے قطع تعلق**: ہم نے کئی آدمی ایسے دیکھے ہیں۔ کہ جب وُہ قادیان میں آمد ورفت رکھتے تھے تو نمازوں میں ان کو مزا آتا تھا۔ دل رقیق تھے۔ نیکی کی طرف توجہ تھی۔ تہجد خوان تھے۔ پھر بعض وجوہات سے آمد ورفت کم ہو گئی۔ اور تعلق جاتا رہا۔ تو وُہی اب تارکُ الصلوٰۃ۔ دین سے لاپروا۔ بلکہ دین پر تمسخر کرنے والے بن گئے۔ یہاں تک کہ خود اپنی پہلی اچھی لت پر استہزاء کرتے ہیں:۔

(د) **بعض خاندانی کمزوریاں یا بدتربیتی کے نقائص**۔ جن کی وجہ سے طبیعت فطرتاً کچھ ایسی کمزور ہو جاتی ہے۔ کہ انسان ہمیشہ شکوک و شبہات میں مبتلا رہتا ہے۔ یعنی ڈھل مل یقین۔ ایسی طبائع دُعا کی بہت محتاج ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہر وقت نیک دائرے میں رہنے کی اور کثرت سے عبادت کرنے۔ اور مجاہدات کی۔ کیونکہ جو عبادت میں کثرت کرتا ہے اُسے خدا تعالےٰ نے بھی اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور جتنا جتنا وُہ نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ اتنا اتنا قدرتی طور پر اس کا یقین بڑھتا جاتا ہے۔ اور شکوک اور وساوس سے خلاصی ہوتی جاتی ہے:۔

دین کو لہو ولعب بنانے والے

۶۔ چھٹا ہدایت سے بے نصیب رہنے والا ایک خطرناک گروہ ہے۔ یہ وُہ لوگ ہیں۔ جو دین کا ظاہری علم بہت سا رکھنے کے باوجود اُسے لہو ولعب بنائے رکھتے ہیں۔ انہوں نے مذہب جیسے مقدس مضمون کو اپنی ذہنی اور دماغی عیاشی۔ اور زبانی چالاکی کا جولانگاہ مقرر کر رکھا ہے۔ کبھی آپ ایسے شخص کی مجلس میں آئیں۔ تو اسے ہر مذہب پر حاوی ہونے کا مدعی پائیں گے۔ وُہ ذہین بھی ہوگا۔ اُس

سے نے کچھ گُر ہر مذہب کے علماء یا مناظروں سے سیکھے ہوئے یا ان کی کتابوں سے اخذ کئے ہوئے بھی ہوں گے۔ اگر کوئی حنفی مولوی اس کے پاس چلا جائے۔ تو مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہمنواؤں کے ہتھکنڈے دکھلا کر اپنے زعم میں اس کو ہرانے کی کوشش کرے گا۔ اگر آریہ مل جائے تو اُسے براہین احمدیہ اور آریہ دھرم کے ہتھیاروں سے مجروح کردیگا اگر سکھ آجائے تو ست بچن کی روشنی میں اُسے خاموش کرا دے گا۔ اگر کوئی دہریہ ہتھے چڑھ جائے۔ تو اس کا ناطقہ "دلائل ہستی باری تعالےٰ" سے بند کردیگا کبھی غیر مبائع کا حامی ہوگا۔ اور مبائع پر حملہ کرے گا۔ اور کبھی مبائع کا ساتھی ہوکر غیر مبائع کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دے گا۔

ایسا انسان خود کو صلح کل کہتا ہے اور مذہب کو شطرنج کا کھیل خیال کرتا ہے۔ دراصل وہ دہریوں سے بھی ایک قدم آگے ہے۔ کیونکہ دہریہ تو اپنے اعتقادات کو دل کی پختگی اور سنجیدگی کے ساتھ پیش کرتا ہے۔ مگر یہ شخص اتخذوا دینھم لھواً و لعباً پر عامل ہے۔ اور چونکہ وہ اکثر دلائل سے خوب واقف ہوتا ہے۔ اور چال چلنی اچھی طرح جانتا ہے۔ اور بظاہر سمجھدار اور ذہین نظر آتا ہے۔ اس لئے اکثر بھولے بھالے احمدی بھی اس کی بابت اچھی رائے رکھتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کیا بات ہے۔ فلاں شخص کو سلسلہ میں داخل ہونے اور بیعت کرنے میں کیا دیر ہے۔ وہ سب دلائل کا خوب علم رکھتا ہے۔ اور سلسلہ کی کتابوں کا خوب عالم ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمیشہ تعریف کرتا ہے۔ وہ ضرور اندرونی طور پر احمدی ہے۔ غالباً کوئی مخفی روک ہے مگر امید ہے کہ جلد بیعت کرے گا۔ بلکہ بہت سے جوشیلے دوست تو اس پر اپنی ساری تبلیغی کوششیں خرچ کردیتے ہیں۔ مگر آخر میں حقیقت معلوم ہوجاتی ہے کہ یہ شخص ہدایت سے اتنا ہی دُور ہے جتنا ابلیس۔ وہ مذہبی دنیا کا بھانڈ ہے۔ اس پر خدا تعالےٰ اور اس کے دین اور سلسلہ سے مخفی تمسخر کی لعنت پڑی ہوئی ہے۔ اور اس کا دل اتنا سیاہ ہے کہ کسی طرف سے بھی نور کے داخل ہونے کا راستہ باقی نہیں رہا۔ وہ مادر زاد اندھوں اور بہروں سے بدتر ہے۔ پتھر کا موم ہوجانا اور سیاہی کا سفیدی میں تبدیل ہوجانا بہت زیادہ آسان ہے بہ نسبت اس کے کہ ایسا شخص ہدایت حاصل کرے اللہ یستھزئ بھم و یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ جس قدر اس شخص کی صحبت اور مجلس سے بھاگنا ضروری ہے۔ اتنا شائد کسی اور گروہ کے انسان سے نہیں۔

حصولِ ہدایت کے لئے مجاہدات کی ضرورت

اب رہی یہ بات کہ جب خدا تعالےٰ نے خود ہدایت نازل فرمائی۔ اور انبیاء علیہم السلام کو سیدھا راستہ دکھانے کے لئے آپ ہی مبعوث کیا۔ اور ان کو نشانات اور بینات دیئے۔ تو پھر ہدایت کا پانا مشکل کیوں کردیا۔ اور اس کے حصول میں روکاوٹیں۔ ابتلا اور مجاہدات کیوں رکھ دیئے۔ اور بہت سی روکاٹیں اور ٹھوکریں کیوں خارج کردیں۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہدایت ایک ایسی نعمت عظمےٰ ہے۔ جس کا نتیجہ اللہ تعالےٰ سے وصل۔ دائمی راحت اور خوشی۔ درجات کی مسلسل ترقی فلاح اور لازوال نعمت ہے۔ پس اس بے مثل و بے مثال انعام حاصل کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو عجیب در عجیب صفات اور عقل دے کر دنیا میں بھیجا۔ سو جیسا کہ اپنا کلام اور اپنے نبی اور نیک اور شفیق ماں باپ اور معلم اور نورِ ضمیر اور ملائکہ اور عقل اور علوم کو اس کے لئے مشعل راہ بنایا۔ اسی طرح اس راستہ میں بہت سی دقتیں خواہشات تکالیف۔ رہزن اور شیاطین بھی کھڑے کردیئے۔ تاکہ انعام کے وارث وہی ہوں۔ جو محنت کریں۔ غور کریں۔ فکر کریں اور موازنہ کریں۔ توبہ کریں۔ دعا کریں۔ کوشش کریں۔ سچے دل اور پوری توجہ سے متلاشی ہوں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہر طرح کی قربانی کے لئے آمادہ ہوں۔ ورنہ انعام کیسا؟ کیا آپ نے طالب علموں کو ایک معمولی سے معمولی امتحان کے لئے اپنے وقت اپنے آرام اپنی امنگوں اور اپنی نیند کو قربان کرتے اور اپنے عزیزوں اور وطن سے جدا ہوتے اور اپنے دماغ عقل حافظہ اور جسم کی ہر قوت کو مشقت اور محنت میں ڈالتے نہیں دیکھا۔ اور جب تک وہ ایسا نہ کریں کوئی امتحان پاس نہیں کرسکتے۔ کوئی ملازمت حاصل نہیں کرسکتے۔ کسی کامیابی کو نہیں پہونچ سکتے۔ بعینہٖ اسی طرح ہدایت کا معاملہ ہے۔ چونکہ اس کے ساتھ سب سے بڑی کامیابی اور سب سے بڑا انعام وابستہ ہے۔ اس لئے اس کے راستہ میں بھی ویسی ہی مشقت قربانی مجاہدات و امتحانات کی ضرورت ہے۔

ہزاروں نفسانی خواہشوں سینکڑوں انسانی کمزوریوں۔ ہزاروں دھوکوں لاکھوں شیاطین کی چالوں اور ہر طرح کے دنیاوی لالچوں اور فوائد کی ٹھوکروں سے بچ کر نکلنا پڑتا ہے۔ تب یہ راستہ ہاتھ آتا ہے کسی نے بالکل سچ کہا ہے ؎

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دُوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

اس کے بعد ایک اصولی عرض اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ کا منشاء اور مرضی یہی ہے۔ کہ ایمان اور ہدایت قدرے مشتبہ حالت میں رہیں۔ ورنہ پھر اجر مترتب نہیں ہوسکتا۔

پس جو شخص مثلاً سو میں سے سو پیشگوئیاں کسی نبی کی اپنی عقل کے موافق یا حساب و الجبرا کے قواعد کے مطابق پوری ہوتی دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ کبھی ہدایت نہیں پاسکتا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوسکتا۔ تو ایمان پر اجر اور ثواب کا مترتب ہونا اور انسان کو اپنے یقین کے بدلے دائمی خوشحالی اور راحت کا ملنا محض بے انصافی ہوتا۔

اللہ تعالےٰ نے ایمان اور ہدایت کی ہر صداقت اور ہر شاخ پر بہت سے حجاب رکھے ہیں۔ مگر وہ پردے ایسے ہیں۔ کہ کچھ روشنی ان میں سے چھنتی رہتی ہے۔ تاکہ سچی کوشش کرنے والے طالب اور سچی بصیرت والے متلاشی اس کو پہچان لیں۔ اس کے بعد بہت سے مجاہدات۔ عبادات اور صحبت انبیاء و اولیاء سے وہ پردے ایک ایک کرکے اٹھنے شروع ہوتے ہیں۔ آخر پھر اتنا حجاب رہ جاتا ہے۔ کہ اس کے پیچھے سے جو نظر آتا ہے وہ ایسا ہی یقینی ہوتا ہے۔ جیسا گویا کوئی حجاب ہے ہی نہیں۔

بے شبہ اور بالکل ظاہر نشان مانگنے والے

پھر باقی جو ہوگا وہ آخرت میں بالکل ظاہر اور بے پردہ ہو جائے گا۔ پس جب ہدایت کا معاملہ ہمیشہ قرائن قویہ کے ساتھ قدرے حجاب کے اندر ہے۔ تو ایسے ثبوتِ صداقت طلب کرنا جو ۲+۲=۴ کے مطابق ہوں۔ خود اپنے تئیں ہدایت سے محروم رکھنا ہے ایسے معترضین سے میں پوچھتا ہوں۔ اگر یہی راہِ تحقیق تھی۔ تو آدم سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک جو اکثر لوگوں نے انبیاء کو نہیں مانا۔ تو کیا انہوں نے اچھا کیا۔ کیا ابوجہل۔ ابولہب فرعون نمرود۔ اور قارون وغیرہ لوگ ۲+۲=۴ والے سارے ثبوت دیکھ کر عمداً ہی منکر رہے تھے؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ ہمیشہ یونہی کہتے رہے۔ کہ یہ سب مشتبہ والے نشانات ہیں۔ ہم تو ایسے صاف اور بے شبہ نشانات مانگتے ہیں جو ہمارے بزرگوں کے قصوں میں مذکور ہیں پس اے طالبِ حق! دیکھ کہ تیرا قدم اور تیرا طریقہ کس جماعت کے ساتھ ہے یہ تو بتاؤ کہ ابوبکرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کتنے نشانات کی پڑتال کی تھی۔ اور اگر نہیں کی تھی۔ اور سنتے ہی مان لیا تھا۔ تو پھر کیا ان کا درجہ اس ایمان کی وجہ سے کچھ کم ہوگیا تھا؟ یا ان کو اس کے عوض صدیق کا خطاب ملا تھا۔

384

صدیقؓ نے صرف آپ کا صادق اور پُر نور چہرہ اور بے تصنع گفتگو ہی دیکھی تھی۔ اور یہ دیکھا تھا۔ کہ جو تعلیم آپ پیش فرماتے ہیں۔ وہ اچھی تعلیم ہے۔ اسی طرح اب بھی کوئی صدیق بننا چاہے۔ تو اس کے لئے صرف اتنا ہی دیکھ لینا کافی ہے۔

بڑے سے بڑا معیار کیا ہے؟

ہاں اگر صدیق بننے کی تاب نہیں۔ تو پھر بڑے سے بڑا معیار صداقتِ انبیا کا جو قرآن مجید نے پیش کیا ہے۔ اور جس سے زیادہ واضح اور صاف طریقہ ڈھونڈنا در اصل ایمان کے ہی منافی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ انسان کسی راستباز کی صداقت پر زیادہ سے زیادہ اتنے نشان اور ثبوت طلب کر سکتا ہے۔ جتنے نشانات ثبوت وہ خود اپنے بیٹے کو اپنا بیٹا یقین کرنے پر اپنے پاس رکھتا ہے۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم کبھی کوئی شخص اپنے بیٹے کو اپنا واقعی بیٹا کہنے کے لئے ۲ + ۲ = ۴ کی طرح کے دلائل نہیں مانگتا۔ نہ رکھتا ہے۔ نہ یہ ممکن ہے۔ ہاں قرائن قویہ اور حسن ظنی کی روشنی میں وہ اس کو ایسے یقین تام کے ساتھ اپنا بیٹا سمجھتا ہے۔ کہ نہ صرف وہ اس پر قسم کھانے کو تیار ہو جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی شبہ کرے۔ تو اس سے بھی لڑنے مرنے کو آمادہ ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ بھی اپنے نبی کے لئے اتنا ہی ایمان چاہتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ لہٰذا جو دلائل بھی کوئی شخص اپنے لڑکے کو اپنا بیٹا ثابت کرنے کے لئے دینے کو تیار ہو۔ وہی دلائل ہماری طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر لے لے۔ اس سے بڑھکر مانگنا بدنصیبی اور حرمان کی دلیل ہے۔

دوسری طرف ہم بھی اس سے صرف اتنا ہی یقین اور ایمان مانگتے ہیں۔ جتنا وہ اپنے صاحبزادہ کا اپنا بیٹا ہونے کے متعلق رکھتا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اور یہی نجات کے لئے کافی ہے۔

ہمارے نزدیک تو ایک باپ اپنے لڑکے کو اپنا حقیقی بیٹا ماننے کے لئے یہ تین وجوہات رکھتا ہے۔

۱۔ حسن ظن لڑکے کی ماں کی عفت پر

۲۔ باپ کے ساتھ شکل وشباہت اور نقش ونگار میں مشابہت۔ مثلاً ناک کان آنکھ وغیرہ کا مشابہ ہونا یا بعض اخلاق وحرکات کی مماثلت۔

۳۔ باپ میں اولاد پیدا کرنے کی قوت۔ یعنی رجولیت کی موجودگی۔

جہاں یہ تینوں باتیں جمع ہو جائیں گی یعنی باپ میں رجولیت ہوگی۔ ماں کی عفت پر لوگوں کو حسن ظن ہوگا۔ کہ وہ عفیفہ ہے۔ اور لڑکا اپنے باپ سے بعض خاص نقش ونگار میں مشابہ ہوگا۔ وہاں فوراً اس لڑکے کی بابت یہ یقین ہو جائے گا۔ کہ وہ اپنے باپ کا ہی نطفہ ہے۔

اسی طرح جب ہم مدعیان نبوت کو پرکھتے ہیں۔ کہ آیا وہ خدا کی طرف سے ہیں تو ہم (۱) اول ان کی پہلی معصوم اور نیک زندگی کو دیکھکر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ ان پر یہ حسن ظن کریں۔ کہ ان کا دعوائے نبوت بھی سچا ہے۔ کیونکہ نبی کی نبوت کے زمانہ کی زندگی اس کی پہلی زندگی کے لئے بطور بیٹے کے ہے پس جب ماں نیک متقی صالحہ اور عفیفہ تھی۔ تو نتیجہ جو تیں چالیس سال بعد پیدا ہوا۔ لامحالہ اس پر بھی کوئی شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوے سے پہلی زندگی کو مقدس اور مطہر ثابت کرنے کے لئے ہم ہر جگہ تیار ہیں۔ بلکہ خود ان کے دشمنوں کے منہ سے۔

(۲) بعض خاص صفات اور نقش ونگار کی مشابہت:۔ اس کا ثبوت یوں ہے۔ کہ جیسا بیٹے کی اصلیت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ باپ کے بعض خاص نقش ونگار اپنے اندر ظاہر کرے۔ اسی طرح جو خدا کی طرف سے آتا ہے۔ اس کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ خدائی صفات بلکہ خاص ایسے خدائی صفات دنیا پر ظاہر کرے۔ جو عام مخلوقات میں سے

کوئی اور شخص ظاہر نہ کر سکتا ہو۔ پس ہم ذمہ وار ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے خاص صفات کا جلوہ اور ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہونا ثابت کریں جس سے معلوم ہو۔ کہ وہ خدا کی طرف سے آئے ہیں۔ مثلاً صفتِ علم غیب صفتِ خلق۔ صفتِ قدرت۔ صفاتِ شفائے خاص۔ صفتِ غلبہ اور قہر۔ صفت احیاء وافناء۔ صفتِ حفاظت بمقابلہ اعداء وغیرہ وغیرہ۔ تو جس طرح بیٹا باپ کے نقوش اپنے اندر دکھاتا ہے اسی طرح نبی خدا کے نقش ونگار اپنے اندر ظاہر کرتا ہے۔ اگر صرف ایک دو اعضاء کی مماثلت سے ایک بیٹا صحیح بیٹا کہلا سکتا ہے۔ تو کیا خدا تعالےٰ کی بکثرت صفات یا بلفظِ دیگر بہت سے نقش ونگارِ الوہیت کے اظہار سے وہ مدعی خدا کی طرف سے نہ سمجھا جائے گا؟!

(۳) تیسرے یہ بات کہ باپ میں رجولیت کی طاقت ہو۔ اگر نہ ہوگی۔ تو بیٹا اس کا نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح اگر اسلام کا خدا ایسا خدا ہوتا۔ کہ وہ کچھ نبی پہلے زمانہ میں پیدا کر کے اب آئندہ کے لئے ایسے پاکیزہ نمونے مخلوقات کے لئے پیدا کرنے سے (آریہ کے پرمیشور کی طرح) عاری ہو جاتا۔ یا کبھی بھی اس میں دیرہموؤں کے خدا کی طرح) یہ طاقت اور قدرت ہی نہ ہوتی۔ بلکہ مادر زاد نامرد کی طرح کوئی اعلےٰ نمونہ۔ اور اسوہ انسانِ کامل کا پیدا ہی نہ کر سکتا۔ تب تو یہ شبہ ہو سکتا تھا۔ مگر اسلام کا خدا تو وہ ہے۔ جس نے فرمایا کہ میں وہ قادر خدا ہوں۔ جس نے دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں نبی بھیجے۔ اور جب جب بھی ضرورت ہوگی۔ میں ہمیشہ اپنی آیات دے کر مخلوقات کی ہدایت کے لئے حسب ضرورت نبی پیدا کرتا رہونگا۔ اس حالت میں پھر یہ شبہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ وہ خدا جس نے ابراہیمؑ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا کیا تھا۔ اب ایسا ناکارہ لاچار بوڑھا اور عنین ہوگیا

ہے۔ کہ اس پُر از فساد زمانہ کے لئے ایک مسیح موعودؑ کو پیدا نہ کر سکتا۔

ہاں اگر خدا پر ایسا شبہ ہو۔ کہ اس کی طاقتیں آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئیں تو یہ ثبوت ہمارے ذمہ رہا۔ کہ ہمارا خدا اب بھی ویسا ہی غیر متبدل اور قادر خدا ہے۔ جو ہمیشہ سے تھا۔ اور ہمیشہ رہے گا۔

اب تین ثبوتوں کے بعد مخالف یا طالب حق کو کوئی عذر سوائے ماننے کے نہیں رہے گا۔ ہاں اس سے بڑھ کر اگر کوئی ثبوت مانگتا ہے۔ تو وہ پھر مباہلہ کرے۔ کیونکہ ضدی انسان سوائے خدا کی مار کے اور کسی نرم طریقہ سے درست نہیں ہو سکتا۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

مساجد میں ضرور پڑھکر سنادیں

بقایا داران حصہ آمد کے متعلق اخبار الفضل میں متواتر کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ یہ اعلان مساجد میں پڑھکر سنا دیا جائے۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض جماعتوں کے عہدہ داران نے ابھی تک ایسا نہیں کیا۔ اب مزید توجہ کے لئے مندرجہ ذیل اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس آواز کو ہر موصی تک پہنچا دیں۔

بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ کے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت ادا نہ کریگا۔ نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کریگا اس کی وصیت انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو منسوخ کرنیکا کامل اختیار اور جس قدر روپیہ وہ وصیت میں ادا کر چکا ہے۔ اس کے واپس لینے کا موصی کو حق نہ ہوگا۔ سوائے اس شخص کے جو احمدیت سے مرتد ہو جائے اور جو وصیتیں اس وقت تک ہو چکی ہیں۔ ان کے لئے یہ قاعدہ مقرر کیا جاتا ہے۔ کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونیکے چھ ماہ بعد تک چندہ ادا نہیں کرتا۔ اسکی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود و امام مہدی ہیں

ایڈیٹر صاحب بمبئی سماچار کے نام خط

جناب ایڈیٹر صاحب بمبئی سماچار

ایک سائل کے جواب میں میرا ایک مضمون آپ کے اخبار یکم اگست میں شائع ہوا تھا جس کے متعلق دو اصحاب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جن میں سے ایک کا مضمون بمبئی سماچار ۵ اگست و ۱۲ اگست اور دوسرے کا ۸ اگست میں شائع ہوا ہے۔ میں نے دونوں صاحبان کے مضامین پڑھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے بعض باتیں اپنے علما سے سُن رکھی ہیں۔ جن کی وجہ سے وہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے امام مہدی و مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان میں وہ باتیں پائی نہیں جاتیں۔ لیکن چونکہ مسلمانوں میں قرآن کریم اور صحیح حدیث بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اس لئے میں ان کی پیش کردہ باتوں کے متعلق جو کچھ لکھوں گا۔ وہ قرآن شریف اور احادیث کی روشنی میں ہوگا۔ شاید کہ ہمارے بھائی اس سے فائدہ اُٹھائیں۔

امام مہدی کے متعلق احادیث میں اختلافات

سب سے پہلے میں امام مہدی کے متعلق جو بعض باتیں مشتہر ہیں ان کو لیتا ہوں۔ مضمون نگار صاحب نے لکھا ہے کہ مہدی تو بنی ہاشم سے ہوگا اور ساتھ ہی یہ حوالے دئیے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ اور یہ کہ میری اولاد سے ایک آدمی ہوگا۔ اس خیال کے متعلق واضح ہو کہ ایسا لکھنا دراصل تمام احادیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ حدیثوں میں مہدی کے متعلق بہت اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ مہدی فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ لیکن جواہر الاسرار میں تخصیص نہیں کی۔ بلکہ لکھا ہے کہ حضرت علی کی اولاد سے ہوگا۔ تو گویا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیوی کی اولاد سے ہو سکتا ہے۔ پھر نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۱۴۲ پر سیوطی اور علی متقی کی روایت ہے کہ وہ امام حسنؓ کی اولاد سے ہوگا۔ پھر ابن عساکر نے ابن جابر سے روایت کی ہے کہ وہ حسینؓ کی اولاد سے ہوگا۔ پانچویں روایت طبرانی اور ابو نعیم سے ہے کہ کہ مہدی امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں کی اولاد سے ہوگا۔ چھٹی روایت ابن عساکر سے ہے کہ وہ بنی امیہ سے ہوگا۔ ساتویں روایت ابن عساکر یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ اے چچا کیا تجھے علم نہیں کہ مہدی تیری اولاد سے ہے پھر اسی مطلب کی روایت امام رافعی حضرت ابن عباس سے اور ہشیم بن کلیب اور ابن عساکر ابن عباس سے بیان کرتے ہیں۔ دیکھو کنز العمال ج ۷ صفحہ ۱۸۶ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی بنو عباس سے ہوگا۔ آٹھویں روایت ابوداؤد میں ہے کہ میری اُمت میں سے کوئی آدمی ہوگا۔ گویا اس میں قبیلہ وغیرہ کی کوئی تخصیص نہیں۔ پھر کتاب میزان میں بھی یہی روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمھیں ایک مہدی کی بشارت دیتا ہوں جو میری اُمت سے ہوگا پھر نویں روایت یہ ہے کہ مہدی صرف ایک نہیں ہوگا بلکہ چند ہوں گے۔ دیکھو جواہر الاسرار۔ اسی کی تصدیق میں ابو نعیم اور ابو الحسین بن المنادی نے کتاب الملاحم میں روایت کی ہے۔ دسویں روایت یہ ہے کہ عیسےٰ ہی مہدی ہوگا۔ دیکھو ابن ماجہ۔ اس اختلاف کے علاوہ جو مہدی کے متعلق مندرجہ بالا روایتوں میں پایا جاتا ہے مہدی کے نام اور اس کے باپ کے نام کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ پھر مہدی کی جائے پیدائش اور ظہور کی جگہ کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ مثلاً ایک روایت میں ہے کہ کدعہ (کادی) سے نکلے گا۔ ایک میں لکھا ہے کہ مشرق سے آئے گا۔ یہ بھی ہے کہ مدینہ سے نکلے گا اسی طرح اور بھی کئی روایات مختلف جگہوں کے متعلق ہیں۔ پھر اس کے زمانہ ظہور کے متعلق بھی اختلاف ہے۔ میں ان تمام روایتوں کو طوالت کے خوف سے چھوڑتا ہوں۔

صرف دو راستے

ان مختلف روایات کے ہوتے ہوئے ہمارے لئے صرف دو راستے کھلے ہیں۔ اول یہ کہ ہم تسلیم کریں کہ مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث آئی ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ امام مالک نے اپنی کتاب موطا میں مہدی کا کوئی باب ہی نہیں باندھا۔ حالانکہ وہ مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔ اور کئی ایک صحابہ سے ان کو ملاقات کا اتفاق بھی ہوا تھا اتنا بڑا معاملہ ان سے کیوں کر مخفی رہا۔ پھر امام محمد اسمٰعیل بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے جو فن حدیث میں اعلیٰ درجہ کے پرکھنے والے ہیں اور جن کے مقابلہ کا اور کوئی محدث نہیں ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں مہدی کا کوئی باب قرار نہیں دیا۔ اور پھر ابن خلدون جیسے محقق مورخ نے مہدی کی تمام احادیث پر جرح کر کے لکھا ہے کہ یہ سب احادیث خلفاء بنی امیہ و بنی عباس کے زمانہ میں بنائی گئیں۔ چونکہ علویوں اور عباسیوں اور بنی اُمیوں میں سخت تنازعہ تھا۔ اس لئے ہر ایک نے اپنا مہدی تجویز کر کے ملک گیری کی تمنا دل میں بٹھائی (یہ میں آگے ثابت کرونگا کہ حدیث لا مھدی الا عیسےٰ صحیح ہے) پس ان حالات میں کسی شخص کا ہرگز حق نہیں ہے۔ کہ ان حدیثوں میں سے کسی ایک کو جس کے ساتھ زبردست خارجی دلائل نہ ہوں پیش کر کے یہ دعوےٰ کرے کہ امام مہدی مثلاً حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوگا۔ یا بنو عباس سے ہوگا وغیرہ۔

دوسرا طریق جو ہم حدیثوں کے اختلاف کی حالت میں اختیار کر سکتے ہیں یہ ہے کہ عربی لغت کے مطابق ہم یہ سمجھیں۔ کہ مہدی کے معنی ہدایت یافتہ کے ہیں اور اس کا اطلاق ہر ایک نیک صالح اور بزرگ آدمی پر ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ معنی ایک روایت میں بھی لکھے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خلفاء کو مہدی قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین کہ میرے خلفاء کی جو مہدی اور رشید ہوں۔ ان کی سنت پر چلنا۔

اب اس صورت میں یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ بعض حدیثیں صحیح ہوں۔ اور ان کے مطابق بعض مہدی اس اُمت میں انھیں خاص قبیلوں سے جن کا ذکر کیا گیا تھا ہوئے لیکن وہ امام مہدی جس کا آخری زمانہ میں وعدہ دیا گیا تھا۔ وہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ چنانچہ ان کی صداقت کے مندرجہ ذیل دلائل ہیں۔

مہدی موعود کے زمانہ کی علامات

(۱) تمام وہ علامات جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے متعلق بیان کی تھیں وہ پوری ہو چکی ہیں۔ مثلاً یہ کہ مال و دولت امراء میں ہی چکر لگائے گا۔ غرباء کو ان کا حصہ نہ ملے گا۔

علم دین کی خاطر نہ پڑھا جائے گا۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا اور ماں کی نافرمانی کرے گا۔ اپنے دوست کو قریب کرے گا۔ اور باپ کو دور کرے گا۔ فاسق قبیلہ کا سردار ہوگا۔ گانے والی عورتیں بکثرت ہوں گی۔ لہو و لعب کے آلات بہت نکل آئیں گے۔ شراب کثرت سے پی جائے گی۔ خدا ترسی خوف شناسی خوف آخرت لوگوں کے دلوں سے معدوم ہو جائے گا۔ شرم و حیا جاتی رہے گی۔ حکام کا ظلم و جہل اور رعایا کی ایک دوسرے پر دست درازی رفتہ رفتہ بڑھ جائے گی۔ دیہات ویران ہو جائینگے۔ قحط وبا اور غارتگری کی آفتیں پے درپے نازل ہونے لگیں گی جماع زیادہ ہوگا۔ لیکن اولاد کم (ایک جواب لکھنے والے بھائی نے جو یہ لکھا ہے کہ امام مہدی کے زمانہ میں حمل نہ ہوگا تو اس کا یہی مطلب ہے) حق کی طرف رغبت دلوں سے اُٹھ جائیگی وغیرہ وغیرہ انہی امور کا خلاصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا کہ لوگو میرا ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے جبکہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن مجید کے صرف حروف رہ جائینگے مسجدیں ظاہر میں آباد ہونگی لیکن ہدایت سے خالی ہونگی۔ عالم کہلانیوالے ساری مخلوق میں سے بدترین ہوں گے ان سے ہی فتنے نکلینگے

(۲) مسیح موعود کے لئے صحیح مسلم میں ایک علامت یہ مقرر کی گئی تھی۔ کہ اس زمانہ میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے۔ ان سے بار برداری کا کام اس طرح نہ لیا جائیگا جس طرح پہلے لیا جاتا تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ریلوں وغیرہ کے نکل آنے کی وجہ سے یہ نشان پورا ہو چکا ہے۔

(۳) امام مہدی کے متعلق ایک نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ سورج چاند کو اس زمانہ میں رمضان شریف کے مہینہ میں گرہن لگے گا۔ چنانچہ وہ بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعوے کے بعد ۱۸۹۴ء میں لگ چکا ہے (دیکھو اخبار آزاد ۱۴ ستمبر ۱۸۹۴ء اور سول اینڈ ملٹری گزٹ ۶ دسمبر ۱۸۹۴ء)

(۴) مسیح موعود اور امام مہدی کے وقت طاعون پھوٹیگی۔ (دیکھو صحیح مسلم و مہدی نامہ صد۲ اور حدیث الغاشیہ صد۳۹۹) یہ نشان بھی شان وشوکت کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔

(۵) مہدی کے وقت مشرق سے دمدار تارہ نکلیگا۔ اس کو نعیم نے روائت کیا ہے۔ (دیکھو آثار القیامۃ صد۳۴۵) یہ نشان ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہوا۔ دیکھو اخبار الحامی جلد ۳ عدد ۵ ۱۳ دسمبر ۱۸۹۴ء اور اخبار آزاد ۱۴ دسمبر)

(۶) مہدی کدعہ (کادی) سے نکلیگا (جواہر الاسرار صد۵۶) چنانچہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی کا نام قادیان ہے جس کو عام لوگ کادی کہتے ہیں

(۷) مسیح موعود دمشق کے مشرق کی طرف نازل ہوگا۔ کنز العمال جلد ۷ صد۲۰۲) چنانچہ قادیان دمشق کے بالکل مشرق میں واقع ہے۔

(۸) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی جیسے بزرگ کا ایک قول ہے۔ کہ مسیح موعود اپنے ماں باپ کا سب سے چھوٹا بچہ ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی (شرح فصوص الحکم صد۴۳) معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس بزرگ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ بات بتائی گئی۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی پیدائش توام کی صورت میں ہی ہوئی۔ اور آپ سب سے چھوٹے تھے۔

(۹) حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالےٰ ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد مبعوث کرے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم) پہلے اس حدیث کے متعلق ہم سے سوال کیا گیا تھا۔ لیکن خوشی کی بات ہے کہ ایک مضمون لکھنے والے نے کہا ہے کہ یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔ اب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ اس چودھویں صدی کے مجدد حضرت مرزا صاحب علیہ السلام ہی ہیں۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صدی نصف سے زیادہ گذر جائے۔ اور کوئی مجدد ظاہر ہی نہ ہو۔ پس یہ حدیث بھی حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی سچائی کے لئے ایک زبردست ثبوت ہے۔

(۱۰) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ آخرین منھم کون لوگ ہیں تو آپ نے سلمان فارسی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ ایمان اگر آسمان پر بھی چلا جائے گا۔ تو اسکی قوم کے لوگوں سے ایک شخص پھر اس کو دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا۔ (بخاری کتاب التفسیر) چنانچہ حضرت مرزا صاحب فارسی الاصل ہیں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے قادیان کی مقدس بستی سے کھڑا کیا۔ جو اصل اسلام اور صحیح قرآنی مطالب کو جو پیشگوئی نبوی کے مطابق مفقود ہو چکے تھے دوبارہ دنیا میں لائے۔

(۱۱) ابو داؤد کی روائت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وراء النھر سے ایک شخص آئے گا۔ جس کو حراث میندار کہا جائیگا ہر مومن پر اس کی امداد کرنا اور اس کو قبول کرنا واجب ہے۔ یہ پیشگوئی بھی لفظ بلفظ حضرت مرزا صاحب کے حق میں پوری ہوتی ہے

(۱۲) صحیح بخاری و مسلم میں مسیح موعود کی ایک علامت یہ آئی ہے۔ کہ وہ صلیب کو توڑے گا جس کے معنی عینی شرح بخاری جلد ۵ صد۵۸۴ پر یہ لکھے ہیں کہ وہ عیسائی لوگوں کا جھوٹ ظاہر کریگا۔ اور مرقات میں لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ مسیح موعود عیسائیت کو باطل کر دے گا۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت نے جس طریق سے عیسائیت کو شکست دی ہے۔ اس کا کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔

چودھویں صدی میں امام مہدی آنا

مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کے لئے قرآن شریف۔ حدیث اور علماء کے اقوال کے مطابق چودھویں صدی مقرر ہے۔ لیکن اب جبکہ لوگ سچے مسیح موعود کو تسلیم نہیں کرتے تو ان کا خیالی مسیح موعود نہ آسمان سے آیا ہے۔ اور نہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے پیدا ہوا ہے۔ حالانکہ چودھویں صدی نصف سے بھی زیادہ گزر گئی ہے۔ اب ناامیدی کی حالت میں بعض تو کہہ دیتے ہیں کہ نہ کوئی پرانا مسیح آئے گا نہ نیا۔ جیسا کہ مولانا ابوالکلام آزاد نے بھی یہی کہا اور بعض اور عذر بنا لیتے ہیں۔ احمد آباد والے بھائی نے جس نے میرے مضمون کا جواب لکھنے کی کوشش کی ہے یہ کہا ہے کہ آنیوالے کے لئے چودھویں صدی مقرر کرنا بغیر کسی ثبوت کے ہے۔ اس لئے واضح ہو۔ کہ اول ثبوت تو قرآن شریف کی وہ آئت ہے جس میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ مسلمانوں میں سے اس طرح ہی خلیفے پیدا ہوں گے جس طرح کہ پہلے ہوتے رہے (نور ع) اور ایک آئت میں یہ بھی فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت موسےٰ کے مثیل ہیں۔ پس خلفاء کے وعدہ کے مطابق ضروری تھا۔ کہ جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں حضرت عیسےٰ موسوی شریعت پر چلانے کے لئے مبعوث ہوئے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں مسیح محمدی شریعت محمدیہ پر لوگوں کو چلانے کے لئے ظاہر ہو۔ تا قرآن کریم کا وعدہ صاف طور پر پورا ہو۔ دوم ابن ماجہ کی روائت ہے۔ کہ الآیات بعد المأتین جس کی شرح میں مرقات میں لکھا ہے۔ کہ اس کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ بارہ صدیاں گزرنے کے بعد نشانات وقوع پذیر ہونے شروع ہونگے۔ کیونکہ مہدی کے ظاہر ہونے اور دجال کے نکلنے اور عیسےٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا یہی وقت ہے۔ (مشکوٰۃ مجتبائی صد۴۷۱) اس طرح گویا بتا دیا کہ تیرھویں صدی میں آنے والے کے نشانات شروع ہونگے۔ اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔ سوم حجج الکرامہ صد۳۹۱ کا حوالہ پہلے دے چکا ہوں۔ کہ چودھویں صدی کے شروع میں اگر مہدی و مسیح ظاہر ہونگے تو وہی اس صدی کے مجدد ہونگے۔ اس پر جواب دینے والے دوست نے پوچھا ہے کہ حجج الکرامہ کا مصنف کون ہے۔ سو واضح ہو کہ وہ نواب صدیق حسن خان تھے۔ جو اپنے زمانہ کے بڑے عالم تھے۔ اور انہوں نے جو بات لکھی ہے وہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ چہارم مسیح موعود اور امام مہدی کی جو علامات بیان کی گئی تھیں وہ جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں۔ چودھویں صدی میں پوری ہو گئی ہیں۔ جو اس بات کا کھلا کھلا ثبوت ہے کہ مسیح موعود نے اس صدی میں آنا تھا۔ ورنہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ نشانات تو پورے ہو گئے۔ لیکن آنے والا ابھی تک آیا ہی نہیں۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار
تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

امام مہدی کی مخالفت

مسیح موعود اور امام مہدی کی ایک علامت یہ تھی۔ کہ اس کی سخت مخالفت ہوگی۔ لیکن اس کے خلاف مضمون لکھنے والے بھائی نے لکھا ہے کہ کسی فرد کو ہمت وطاقت نہ ہوگی۔ کہ انکار کر سکے۔ حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اول تو خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ میرے بندوں پر افسوس کہ ان کے پاس میرا کوئی بھیجا ہوا نہیں آیا۔ مگر وہ ضرور اس کی مخالفت اور ٹھٹھا ومخول کرتے ہیں۔ پس امام مہدی اور مسیح موعود اس سنت سے باہر کیسے ہو سکتا ہے۔ دوم جبکہ تمام نبیوں کے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کی گئی۔ یہاں تک کہ آپ کو مکہ چھوڑ کر مدینہ جانا پڑا۔ تو امام مہدی کیا آپ سے بھی شان میں بڑا ہوگا۔ کہ اس کی مخالفت نہ ہوگی۔ اور فوراً سب لوگ مان جائیں گے۔ سوم حضرت شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔ کہ جب امام مہدی آئیں گے۔ تو اس کے سب سے سخت دشمن اس زمانہ کے علماء ہونگے کیونکہ اگر وہ امام مہدی کو مان لیں۔ تو ان کی عام لوگوں پر حکومت نہیں رہے گی۔ (فتوحات مکیہ جلد ۳ صد۳۷۴) چہارم تفسیر روح المعانی جلد ۲ صد۶۱ پر لکھا ہے۔ کہ نزول عیسےٰ کے وقت سب لوگ ایمان نہ لائیں گے۔ پنجم اقتراب الساعۃ صد۲۲۴ پر لکھا ہے۔ کہ لوگ مسیح موعود کے قتل کی فکر میں ہوں گے اور کہیں گے کہ یہ ہمارے دین کو بگاڑتا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی مخالفت بھی آپ کی صداقت کا ثبوت ہے۔

امام مہدی اور مسیح موعود ایک ہی ہے

قرآن کریم کی ان پندرہ بیس آیتوں سے جن میں راستبازوں کی سچائی پرکھنے کے لئے دلائل ہیں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے۔ (وہ دلائل پھر کبھی موقعہ ہؤا تو لکھونگا)

باقی رہا یہ سوال کہ امام مہدی اور آنے والا مسیح الگ الگ ہیں۔ اور یہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے سو اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ جو بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوکر آئے تھے۔ وہ تو قرآن مجید کی تیس آیتوں اور کئی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ فوت ہوگئے۔ جواب لکھنے والے بھائی کی خواہش کے مطابق قرآن شریف سے وفات مسیح کی آیات دوسرے مضمون میں لکھوں گا۔ کیونکہ یہ مضمون بہت لمبا ہوگیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں ان آیات قرآنیہ سے وفات مسیح ثابت کی ہے۔ اور اس کے خلاف ثابت کرنے والوں کے لئے ہزاروں کا انعام مقرر ہے۔ پس پہلے مسیح تو فوت ہوچکے ہیں۔ اور آنے والا مسیح و امام مہدی ایک ہی شخص ہے۔ چنانچہ اول ابن ماجہ کی حدیث میں آیا ہے۔ کہ نہیں کوئی مہدی مگر عیسےٰ۔ اس حدیث کا راوی محمد بن خالد الجندی ہے۔ اور اس سے امام شافعی نے روایت لی ہے اور ابن معین نے اس راوی کو معتبر قرار دیا ہے۔ (دیکھو تہذیب صفحہ ۱۴۴)

دوئم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے۔ جس کا اول میں اور آخر مسیح ہے اگر امام مہدی کوئی علیحدہ وجود ہوتے۔ تو ان کا بھی ذکر فرماتے۔ سوئم مسند امام احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ پر ہے۔ کہ عیسےٰ علیہ السلام امام مہدی ہوں گے چہارم مسلم میں ہے۔ کہ مسیح جب آئیگا تو تمہارا امام ہوگا (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۴۶۲) پس دراصل بات یہ ہے۔ کہ آنے والا ایک ہی تھا۔ اس کے دو نام مختلف کاموں کی وجہ سے ہیں۔ اسے مہدی اس لئے

کہا گیا کہ اس نے مسلمانوں کی اصلاح کرنی تھی اور مسیح اس لئے کہ اس نے عیسائیوں کو ان کے عقائد کی غلطی بتا کر اسلام کی طرف بلانا تھا۔

اجماع کیا ہے۔

احمد آباد والے بھائی نے لکھا ہے کہ احمدی اجماع کے خلاف معنی کرتے ہیں اس کو اول یہ جاننا چاہیئے کہ اجماع کی کیا تعریف ہے اور پھر حضرت امام احمد بن حنبل کا یہ قول یاد رکھنا چاہیئے کہ جو شخص یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ فلاں بات پر اجماع ہوا وہ جھوٹا ہے۔ پھر چاہیئے تھا کہ ہمارا بھائی لغت سے اس حدیث کے کوئی اور معنی کرکے دکھاتا جس کا صاف یہ ترجمہ ہے کہ نہیں کوئی مہدی مگر عیسےٰ۔

اسی طرح جو دلائل ہم قرآن اور حدیث سے دیتے ہیں۔ چاہیئے کہ ان کا سنجیدگی سے جواب دیں۔ لیکن اگر جواب نہ آتا ہو تو ہمارے متعلق ایسے الفاظ لکھنے سے کیا فائدہ کہ ”جھوٹی خود کردہ تاویلیں“ ”مان نہ مان میں تیرا مہمان“ ”مرزا کی خود ایجاد کردہ تاویلیں“ ”ایک موم کے پتلے جس طرح موڑو مڑے“ پس اُمید ہے کہ وہ آئندہ دلائل اور سنجیدگی سے بات کرینگے۔ کیونکہ اسلامی تعلیم یہی ہے بمبئی کے جس بھائی نے جواب لکھا ہے انکا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ اُنھوں نے جو کچھ لکھا ہے متانت سے لکھا۔ اور اگر ہم اسی طرح ایک دوسرے کی باتیں محبت سے سنیں تو مفید نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

خاکسار

محمد یار عارف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بمبئی

سیکرٹری مسلم ایسوسی ایشن بٹورہ کی دروغ بیانی

میری نظر سے اخبار احسان ۱۳ اپریل کا وہ مضمون جو کہ بٹورہ مشرقی افریقہ کے سیکرٹری مسلم ایسوسی ایشن کے نام سے شائع ہوا گزرا۔ قارئین کرام کی واقفیت کے لئے یہ بیان کردینا خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ بٹورہ میں اس نام کی جماعت کا کوئی وجود ہی نہیں اور یہ محض دھوکہ ہے۔

نامہ نگار نے جس دیدہ دلیری اور جسارت سے واقعات کو غلط رنگ میں اخباری دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ وہ ان کی دیانت اور امانت کا ماتم کررہا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ ”نیروبی میں جب مرزائی مبلغ مبارک احمد کو کامیابی نہ ہوئی تو اس نے دارالسلام کا رستہ لیا۔ اور وہاں بھی ناکام رہنے پر اس نے بٹورہ کے سادہ لوح افریقی مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے بٹورہ کا رُخ کیا“ نیروبی میں ناکامی کے متعلق تو میرے دوست کو اپنے احراری گروہ یعنی ممبران انجمن حمایت اسلام سے دریافت کرنا چاہیئے کہ کسطرح شیخ مبارک احمد صاحب نے سائیں لال حسین اختر کا ناطقہ بند کیا تھا۔ اور سائیں صاحب نے کسطرح حواس باختہ ہوکر ہندوستان جاکر دم لیا۔ پھر انجمن حمایت اسلام جنجا کے سکرٹری کا جو کہ سائیں لال حسین اختر کو نیروبی بلانے میں پیش پیش تھے احمدی ہو جانا۔ اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں کا جماعت احمدیہ میں داخل ہونا اگر سکرٹری مسلم ایسوسی ایشن کی آنکھوں میں جو کہ حق و صداقت کو دیکھنے سے عاجز ہیں ناکامیابی ہے تو ان کا قصور نہیں۔ باقی رہا مسلمانوں کا اجتماع جامع مسجد بابت اسکے متعلق عرض ہے کہ باوجود سر توڑ کوشش کرنے کے بٹورہ کی دس ہزار کی مسلمان آبادی میں سے صرف بیس اشخاص کا جمع ہونا بتا رہا ہے کہ مخالفین کو کسقدر کامیابی ہوئی۔ اور جلسہ کے اختتام پر مسجد سے باہر آتے ہوئے اکثر کا یہ کہنا کہ آج مسجد میں شیطان آگیا جو لوگوں کو قرآن اور حدیث سننے سے منع کرتا ہے یقیناً احراری ٹولہ کی شاندار فتح کہلا سکتا ہے

پھر ایک اور جھوٹ تراشا ہے کہ ان کے جامع مسجد میں جلسہ کرنے کے بعد شیخ مبارک احمد نے لوگوں کو قرآن اور حدیث کا درس دینا شروع کیا۔ حالانکہ یہ بالکل خلاف واقعہ ہے مولانا نے بٹورہ تشریف لانے کے بعد پہلی ہی رات کو سلسلہ درس و تدریس شروع کردیا تھا۔ اور اس بات کے بہت سے لوگ گواہ ہیں اور باوجود احرار کی انتہائی مخالفت کے لوگ بکثرت آتے رہے۔ علاوہ ازیں شیخ مبارک احمد صاحب سے جتنا عرصہ یہاں رہے کسی شخص نے بھی اصرار نہیں کیا کہ ”اگر وہ مسلمانوں کو (غیر احمدیوں کو) دائرہ اسلام سے خارج نہیں سمجھتے تو ان کے ساتھ جامع مسجد میں نماز ادا کریں“ جیسا کہ مسلم ایسوسی ایشن کے سکرٹری صاحب نے لکھا ہے۔ یہ محض غلط بیانی ہے۔ اور اگر بالفرض ایسا ہوا بھی اور شیخ صاحب نے اس سے انکار کردیا تو اس سے شیخ صاحب کے صدق دل کا ثبوت ملتا ہے یعنی جو کچھ وہ کہتے تھے وہی ان کا دستور العمل تھا یہ نہیں کہ کہیں کچھ اور کریں کچھ۔ یہاں پر خدا کے فضل و کرم سے لوگوں کا رجحان احمدیت کیطرف روز بروز بڑھ رہا ہے اور تعلیم یافتہ شوق سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ (جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ بٹورہ مشرقی افریقہ)

منذر اور احرار

کہتا تھا یہ کل مجلس احرار کا والی — مسلم مرے دشمن ہیں تو احباب لے کالی

احرار کہاں مجلس احرار کو چھوڑیں — ان بیگنوں کیواسطے موزوں ہے یہ تھالی

منذر کے بنے پھرتے ہیں وہ آج طلبگار

دیتے ہیں مساجد کے محافظ کو جو گالی

(زمیندار ۱۰ ستمبر)

احباب و عہدہ داران جماعت کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

سلسلہ کی ضروریات توسیع مہمانخانہ۔ مسجد مبارک و مسجد اقصےٰ اور جلسہ سالانہ کے چندہ کے متعلق اخبار الفضل میں ۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو پھر علیحدہ طور پر وہی تحریک ۱۲ جولائی کو جماعتوں اور احباب کی خدمت میں بھجوائی جا چکی ہے۔ اس تحریک کا چندہ ۱۵ اکتوبر تک یکمشت یا تین اقساط کے ذریعہ ادا ہو جانا ضروری ہے۔ توسیع مہمانخانہ کا کام شروع ہو چکا ہے مسجد مبارک کی توسیع کے لئے دو ملحقہ دوکانیں خریدی جا چکی ہیں۔ مسجد اقصےٰ کی مزید توسیع کا معاملہ خاص اہمیت اختیار کئے ہوئے ہے۔ ہر جمعہ کو اس کی مزید توسیع کی ضرورت کا اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ باوجود حال ہی کی توسیع کے مسجد میں تمام نمازیوں کے لئے گنجائش نہیں ہوتی۔ اس گرمی کی شدت میں سینکڑوں آدمی دھوپ میں مسجد کی چھتوں اور بازار اور گلی کوچوں میں نماز پڑھنے پر مجبور رہتے ہیں۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔ الغرض کوئی بھی ایسی ضرورت نہیں ہے۔ جسکو پیچھے ڈالا جا سکے۔ ان سب ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے روپے کا سوال درپیش ہے۔ مہمانخانہ کی تعمیر چھت تک پہونچ چکی ہے۔ گارڈر اور ضروری مصالحہ اور مزدوری کے لئے روپیہ کا سختی سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ الغرض ان سب کاموں کے لئے جو تحریک احباب اور جماعتوں میں بھجوائی ہوئی ہے۔ اس کے لئے احباب۔ اور عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنا اور اپنی جماعتوں سے علد چندہ فراہم کرکے بھجوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ بروقت روپیہ نہ پہونچنے سے کام میں روک پیدا ہو کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے تشویش کا موجب ہو۔ (ناظر بیت المال قادیان)

وہ وصایا جو ابھی تک شائع نہیں ہوئیں

بعض دوستوں کی وصایا ۱۹۳۲ء ۱۹۳۳ء کی دفتر میں زیر تعمیل پڑی ہیں۔ ابھی تک انہوں نے چندہ شرط اول حسب حیثیت اور اعلان وصایا دو روپے آٹھ آنے نہیں بھیجا۔ ایسے دوستوں کو قبل اس کے کئی دفعہ توجہ دلائی جا چکی ہے۔ مگر ابھی تک چندہ مذکور نہیں آیا۔ اب بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ آخیر ستمبر تک چندہ مذکور بھیجدیں۔ تاکہ خواہ مخواہ ایسی وصایا مجلس میں پیش نہ کرنی پڑیں۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۸ ستمبر۔ مسٹر راین چیٹر جی نے لاہور میں متواتر ۷۲ گھنٹے ۲۵ منٹ تیر کر تیراکی کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے مسٹر پی کے گھوش نے اب اس نئے ریکارڈ کو توڑنے کا اعلان کیا ہے۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ متواتر سو گھنٹے تک تیرینگے۔

بنارس ۸ ستمبر۔ ضلع بنارس سے ایک اطلاع موصول ہوئی کہ دریائے گنگا میں ایک کشتی کے ڈوب جانے سے سات عورتیں اور دو مرد لقمہ اجل ہو گئے۔

لزبن ۸ ستمبر۔ پرتگال کے ایک جنگی جہاز اور ایک بمبار ہوائی جہاز کے بعض افسران نے آج بغاوت کر دی۔ حکومت نے لزبن کے فوجی حکام کو حکم دیا کہ وہ باغی جہازوں پر بمباری شروع کر دیں جنگی جہازوں نے بھی گولہ باری کی بالآخر باغیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ فرانس اور پولینڈ کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے فرانس پولینڈ کو ۲۷ ملین سٹرلنگ قرض دے گا۔ نصف رقم سامان حرب کی صورت میں ادا کی جائے گی۔

امرتسر ۸ ستمبر۔ گزشتہ سیلاب سے تحصیل اجنالہ کے متعدد گاؤں تباہ ہو گئے ہیں اور فصلیں برباد ہو گئیں۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ ایک برطانوی اخبار رقمطراز ہے کہ ڈیسی کے نواحی علاقہ میں حبشی قبائل اور اطالوی افواج میں ابھی تک خونریزی جاری ہے۔ حبشی جرنیل راس عمرو کا لشکر اطالوی افواج کے لئے مصیبت بن گیا ہے۔ حبشیوں نے تمام بستیاں تباہ کر دیں۔ اور شہر ڈیسی کا شمالی حصہ بالکل تباہ کر دیا ہے۔ ان جنگوں میں آٹھ ہزار اطالوی سپاہی ہلاک ہوئے۔

پیرس ۸ ستمبر۔ حکومت فرانس نے ہسپانیہ میں اسلحہ بھیجنے پر جو قیود عائد کی ہیں اس کے خلاف احتجاج کے طور پر اسلحہ ساز کارخانوں کے دو لاکھ مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔

لاہور ۸ ستمبر۔ ہندوستان میں بچوں کی شرح اموات کے متعلق اندازہ لگایا ہے کہ وہ ملک کے لئے ایک خطرہ عظیم کی صورت اختیار کر رہی ہے۔ اگر بلدیات یا حکومت نے اس مسئلہ کی طرف توجہ نہ کی تو افسوسناک نتائج برآمد ہونگے

شملہ ۸ ستمبر۔ صدر اسمبلی نے آج کے اجلاس میں اعلان کیا۔ کہ گورنر جنرل نے پنجاب سے مسٹر مانی کے اخراج سے متعلقہ تحریک التوا کو اس وجہ سے مسترد کر دیا ہے کہ اس کا گورنر جنرل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ڈیرہ دون شمالی گڑھوال میں طوفان کی شدت کی وجہ سے ۴۰ اشخاص غرقاب اور مویشیوں کی ایک بھاری تعداد ضائع ہو گئی۔ شدت بارش کے باعث پہاڑیوں کی چٹانیں گرنے سے راستے مسدود ہو رہے ہیں۔ کئی گاؤں ویران ہو گئے ہیں

لاہور ۸ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ سر سکندر حیات خان ریزرو بنک کی ڈپٹی گورنری سے ۲۶ ستمبر کو مستعفی ہو جائینگے۔ اور اس کے بعد پنجاب یونینسٹ پارٹی کی قیادت کرینگے۔

الہ آباد ۸ ستمبر۔ یوپی ہریجن سیوک سبھا نے اطلاع دی ہے کہ ضلع بدایوں کے ایک گاؤں میں اعلےٰ ذات کے ہندوؤں نے اچھوتوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ نہ انھیں گاؤں میں گزرنے دیا جاتا ہے۔ نہ چراگاہوں میں مویشی چرانے کی اجازت ہے اور نہ انھیں کسی قسم کی خرید و فروخت کرنے دی جاتی ہے یہاں تک کہ تیل ہونے کے باعث وہ اپنے گھروں میں چراغ تک نہیں جلا سکتے۔

نتھیا گلی ۸ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سردار فیض محمد خان وزیر خارجہ دولت افغانستان مجلس اقوام کے سالانہ اجلاس میں حصہ لینے کے لئے یورپ روانہ ہو گئے ہیں۔ نیز سفیر فرانس اپنی میعاد سفارت ختم کرنے کے بعد فرانس روانہ ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ قسطنطنیہ سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ملک معظم ایڈورڈ ہشتم نے مصطفےٰ کمال پاشا اور غازی عصمت پاشا کو لنڈن آنے کی دعوت دی۔ جو قبول کر لی گئی

کلکتہ ۸ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل رات چند مسلح ڈاکو مشرقی بنگال ریلوے پر ایک چلتی گاڑی کے ڈاک والے ڈبے میں داخل ہو گئے۔ اور ڈاک کے گارڈ کو قتل کرنے کے بعد ڈاک کا ایک تھیلہ اٹھا لے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس تھیلے میں بھاری مالیت کے بیمہ شدہ لفافے تھے۔

بمبئی ۸ ستمبر۔ بمبئی میں متواتر چوبیس ۲۴ گھنٹے بارش ہونے کی وجہ سے شہر کے زیریں حصوں میں سیلاب آ گیا ہے۔

لنڈن ۸ ستمبر۔ وزارت مستعمرات نے فلسطین کے حالات کے متعلق اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ اعراب فلسطین کی تحریک آزادی کو جبر و تشدد کے ذریعہ دبا دیا جائے گا۔ چنانچہ اس غرض کے لئے مزید افواج کی ترسیل کا فیصلہ کیا گیا ہے اعلان میں حکومت برطانیہ کے اس حکم کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق فلسطین کے فسادات کی تحقیقات اور عربوں اور یہودیوں کی شکایات کی سماعت کے لئے شاہی کمیشن کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ اعلان میں واضح کیا گیا ہے کہ کمیشن امن قائم ہونے کے بعد ہی اپنا کام شروع کرے گا

لنڈن ۸ ستمبر۔ حکومت برطانیہ نے متعلقہ حکومتوں کو مطلع کیا ہے کہ جنگ ہسپانیہ میں عدم مداخلت کے معاہدہ سے پیدا شدہ امور پر غور کرنے کے لئے بین الاقوامی کمیٹی کا پہلا اجلاس آج لنڈن کے دفتر خارجہ میں منعقد ہو گا۔ اس اجلاس میں چوبیس ۲۴ ممالک نمائندگی کرینگے۔

سالونیکا ۸ ستمبر۔ وزیر اعظم یونان نے ایک اعلان میں واضح کیا ہے کہ جہاں تک یونان کا تعلق ہے۔ پارلیمنٹری طرز حکومت کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ بہتر معاشرتی اور اقتصادی حالات پیدا ہونے پر ایک نمائندہ نظام حکومت قائم کر دیا جائے گا۔ جس میں مزدور قومی تعمیر میں حصہ لینے کے قابل ہوں گے

لنڈن ۸ ستمبر۔ باغیوں نے ایک اعلان میں دعویٰ کیا ہے کہ ان کی فوج نے قلعہ گدالوپ اور فونٹا ربیا پر قبضہ کر لیا۔

امرتسر ۸ ستمبر۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۰ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ایک آنہ ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۸ روپے ۲ آنے سے ۹ روپے ۱۰ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے۔ چاندی دیسی ۹۴ روپے ۴ آنے ہے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) لنڈن سے نحاس پاشا کے واپس آنے کے بعد تمام غیر حکومتوں کے نمائندوں کی ایک بڑی کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ان غیر ملکی حکومتوں کے نمائندوں کو بلایا جائے۔ جن کو مصر میں خاص حقوق حاصل ہیں۔ تاکہ وہ مصری حکومت سے اس مسئلہ پر گفتگو کریں۔ اور برطانیہ اور مصر کے جدید معاہدہ پر دستخط کر دیں

جبل الطارق (بذریعہ ڈاک) ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہسپانوی مراکش سے آنے والے چند انگریزوں کا بیان ہے کہ مجاہد ریف عبد الکریم کے فرار ہونے کی خبر صحیح ہے۔ وہ کسی پوشیدہ مقام پر از سر نو لشکر کی ترتیب میں مصروف ہیں۔ اس ترتیب و تنظیم کے بعد عنقریب علاقہ ریف دوبارہ میدان کارزار بن جائے گا۔ حکومت فرانس بھی مدافعت کی تیاریاں کر رہی ہے

شملہ ۸ ستمبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں لاء ممبر نے مسٹر ستیہ مورتی کو مطلع کیا کہ برار کا نظم و نسق اعلیحضرت نظام حیدرآباد دکن کے حوالے کرنے کی کوئی تجویز حکومت کے زیر غور نہیں۔

کلکتہ ۸ ستمبر آج کلکتہ کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں:۔

لنڈن ایک روپیہ = ایک شلنگ ۶ ۳/۳۲ پنس
پیرس سو روپیہ = ۵۷۲ فرنک
نیویارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۳ روپیہ
ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ ۵/۸ روپیہ
برلن ۱ روپیہ = ۹۳ مارک

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی)